احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے۔

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

فون ۶۴۹۰ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبرا ہفتہ ۱۸- رجب ۱۴۱۴ھ یکم صلح ۷۳ ۱۳ ھش یکم- جنوری ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے پاس دعا کا خزانہ ہے

جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس ایک ایسا خزانہ ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے اور وہ خزانہ دعا کا ہے ہم نے ہمیشہ اس سے پہاڑ اڑتے اور سمندر خشک ہوتے دیکھے ہیں اس خزانہ کو مضبوطی سے پکڑو اور ہاتھ سے جانے نہ دو ورنہ اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کسی کو سونے کی کان ملے اور وہ اسے چھوڑ کر سمندر کے کنارے کوڑیاں چننے کے لئے چلا جائے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری جماعت کو چاہئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کردی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں۔ ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے کہ کمریں جھک جائیں یا ناخن بڑھالیں' یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلہ کشیاں کریں یا اپنے ہاتھ خشک کرلیں اور یہانتک نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیال خویش باخدا بننا چاہتے ہیں' لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خدا تو کیا ملنا ہے' انسانیت بھی جاتی رہتی ہے' لیکن ہمارے سلوک کا یہ طریق ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ (دین حق) نے اس کے لئے نہایت آسان راہ رکھ دی ہے اور وہ کشادہ راہ وہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے (ہمیں صراط مستقیم دکھا) (الفاتحہ : ۶) یہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلائی ہے۔ تو ایسے طور پر نہیں کہ دعا تو سکھادی' لیکن سامان کچھ بھی مہیا نہ کیا ہو۔ نہیں بلکہ جہاں دعا سکھلائی ہے وہاں اس کے لئے سامان بھی مہیا کردیئے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۳)

ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر خشیت اللہ پیدا کرے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ہمیں اپنے اندر خشیت یعنی تذلل پیدا کرنا چاہئے پھر "کلام الٰہی" کی تعلیم اثر کرے گی۔ اور وہ کیفیت جو عظمت کے مشاہدہ کے بعد پیدا ہوتی ہے وہ پیدا ہونے لگ جائے گی۔ لیکن اگر خشیت اللہ نہ ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا احساس ہی نہ ہو اور اس کے سامنے تذلل اختیار کرنے کا عہد نہ ہو تو پھر "کلام الٰہی" کی تعلیم کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ پس انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر خشیت اللہ پیدا کرے۔

خشیت اللہ صرف کسی انتہا کا نام نہیں ہے بلکہ اس کی ابتداء بھی ہے اور اس کی انتہاء بھی ہے نیز اس کی ابتداء اور انتہاء میں بڑے فاصلے ہیں اور بڑی دوری ہے۔ انسان اسے شروع کرتا ہے اور پھر وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے۔ آخر خالد بن ولید اسلام لانے کے بعد پہلے دن تو اتنی خشیت اللہ نہیں رکھتے تھے۔ جتنی یرموک کے میدان میں انہوں نے دکھائی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے رعب کے نیچے آکر انتہائی عاجزانہ راہوں کو اختیار کیا تھا۔ وہ جرنیل تھے مگر خلیفہ وقت کا حکم آیا تو سپاہی بن گئے اور دل میں قطعاً" کسی قسم کا کوئی احساس پیدا نہیں ہونے دیا۔ اس واسطے کہ جہاں ان کو خلافت کے حکم نے لا کھڑا کیا تھا اس سے بھی نیچے انہوں نے خود اپنے آپ کو کھڑا کیا تھا اور یہی انتہائی تذلل کا مقام ہے۔ پس یہ تو ہے خشیت۔

(از خطبہ ۳۰- جون ۱۹۷۲ء)

(خدا) کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سال نو مبارک

○ جملہ احباب جماعت' انصار' خدام' اطفال' لجنات' ناصرات اور واقفین نو کو نیا سال مبارک ہو۔ خدا کرے یہ سال بے حد برکات اور افضال الٰہی کے نزول کا سبب ثابت ہو۔ آمین۔

ضرورت ماہرین

○ آرکیالوجی (Archeology) اور ہسٹری (History) کے ماہرین سے رابطہ کرنا مقصود ہے۔ ایسے احباب جو مذکورہ بالا مضامین کے ماہر ہوں۔ براہ مہربانی اپنا BIO-DATA وکالت تبشیر تحریک جدید۔ ربوہ کو جلد بھجوادیں۔

(قائم مقام وکیل اعلیٰ)

ماہر امراض بچگان کی آمد

○ "ماہر امراض بچگان مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب مورخہ ۱۷- جنوری بروز جمعرات کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لا رہے ہیں۔

ضرورت مند افراد سے درخواست ہے کہ وہ مکرم ڈاکٹر صاحب سے طبی مشورہ کے لئے ۲۵- جنوری سے قبل کسی روز صبح کے وقت ہسپتال تشریف لا کر شعبہ پرچی روم سے وقت حاصل کریں۔"

(ایڈمنسٹریٹر)

درخواست دعا

○ محترم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مربی ہالینڈ کی صحت ان دنوں خراب ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جامعہ احمدیہ

○ رخصتوں کے بعد ۳- جنوری ۹۴ء کو صبح ۳۵-۷ پر کھلے گا۔ (پرنسپل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

یکم صلح ۱۳۷۳ ہش
یکم جنوری ۱۹۹۴ء

نیکیاں اور خدا کی دوستی

کچھ لوگ تو اس تلاش میں رہتے ہیں کہ انہیں کسی ایسی بات کا پتہ چلے جس سے وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں وہ ہر نیکی پر نگاہ رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ ان سے ہو سکتا ہے کرتے ہیں اور اس کے باوجود انہیں احساس رہتا ہے کہ جو کچھ کرنا چاہئے تھا وہ نہیں کر سکے ان کے دل کی تڑپ انہیں بیقرار رکھتی ہے وہ خدا تعالیٰ کو خوش کرنا چاہتے ہیں اس کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ اس کی دوستی کے خواہاں ہوتے ہیں۔

ایسے لوگ ہر برائی سے بچتے ہیں اور ہر نیکی کرنے کے حریص ہوتے ہیں۔ ان کا دل انسانی ہمدردی سے معمور ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا خوف ان کے قدموں کی رہنمائی کرتا ہے۔

کچھ اور لوگ ہیں جب ان کی توجہ نیکیوں کی طرف دلائی جاتی ہے تو ان کے منہ سے یہ فقرہ نکلتا ہے "ہم نے کوئی ولی بننا ہے" جس کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ ہمیں ولی بننے کی ضرورت نہیں۔ ہم جو کچھ بھی ہیں ٹھیک ٹھاک ہیں اور ایسی ہی زندگی گذارنے میں خوش ہیں۔ دوسرے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر ہم یہ نیکیاں بجا بھی لائیں تو ہم نے ولی تو بن نہیں جانا۔ یہ لوگ ولی بننے کو اچھا تو سمجھتے ہیں اور شائد ان کے دل میں ولی بننے کی خواہش بھی ہو۔ یعنی خدا کے دوست بننے کی۔ لیکن احساس کمتری انہیں اس خیال میں مبتلا کر دیتا ہے کہ ان جیسا شخص چاہے کچھ بھی کر لے خدا کا دوست نہیں بن سکتا یا یوں کہئے کہ خدا ان کا دوست نہیں بن سکتا۔

پہلی قسم کے لوگوں سے تو گستاخی سرزد ہوتی ہے وہ خدا کی دوستی کو خاطر میں نہیں لاتے اور ایسی بات کہہ دیتے ہیں جو انتہائی طور پر ناپسندیدہ ہے۔ لیکن دوسرے قسم کے دوستوں کو یہ بتانے اور سمجھانے کی ضرورت ہے کہ نیکیاں بجا لا کر وہ یقینی طور پر خدا کا قرب حاصل کر سکتے ہیں اور وہ ولی بن سکتے ہیں۔ یعنی خدا بھی ان کا دوست بن سکتا ہے۔ نیکیاں خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور نیکیاں بجالانے والوں کو وہ عزیز رکھتا ہے اور جن لوگوں کو وہ عزیز رکھتا ہے وہ اس کے دوست ہوتے ہیں اور وہ خود بھی ان کا دوست ہوتا ہے۔

پس یہ خیال دل سے نکال دینا چاہئے کہ ہم کہاں ولی بن سکتے ہیں ہم نیکیوں ہی کے ذریعہ خدا کو خوش کر سکتے ہیں اور اسے خوش کرنا ہی اس کی دوستی کے حصول کے مترادف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین۔

میں تمہاری حسین یادوں کو
نظرِ بد سے بچا کے رکھوں گا
تان کر زندگی پہ اک چادر
ان کو دل میں چُھپا کے رکھوں گا

ابو الاقبال

○

سُن اے عزیز مرے، مجھ سے اک پتے کی بات
نہیں حیات سے بڑھ کر کوئی متاعِ حیات

بتا رہی ہیں تجھے تیری نبض کی ضربات
پلٹ کے آ نہ سکیں گے یہ عُمر کے لمحات

گزار لمحہ بھی اپنا نہ تو کبھی بے کار
کہ جانے کب تجھے آ گھیریں موت کے سکرات

ہے تیرے نام یہ پیغام سُورۂ وَالْعَصر
اُلٹ کے دیکھتا رہ اپنی زِیست کے صفحات

کبھی غموں کے تھپیڑے کبھی خوشی پہ خوشی
وہ کون ہے کہ رہے جس کے ایک سے حالات

کہیں پہ نغمہ شادی کہیں پہ نوحۂ مرگ
اسی تضاد میں مضمر ہے زندگی کا ثبات

سُنو! خدا کی ہر اک شے پہ ہے فنا لازم
نہیں کسی کے لئے بھی یہاں دوامِ حیات

تو اپنا رزق کما اپنے زورِ بازو سے
کسی کے آگے نہ پھیلے کبھی بھی تیرا ہات

ہے نچلے ہاتھ سے اُوپر کا ہاتھ ہی بہتر
خدا کرے رہے اُوپر ترا یَدِ خیرات

ہے تیرے درد کا درماں فقط دُعا صدّیق
اگرچہ قابلِ افسوس ہیں ترے حالات

محمد صدیق امرتسری

تم اپنے آپکو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے

رسول کریم ﷺ کی حسن تربیت کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت حسنؓ نے جب کہ وہ ابھی بچے ہی تھے تو صدقہ کی کھجور منہ میں ڈال لی۔ تو آنحضرت ﷺ نے ان کے منہ میں سے انگلی ڈال کر نکال کر پھینک دی۔ اور فرمایا تمہیں معلوم ہے ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

گویا اپنے نواسوں کا بھی بچپن میں تربیت کا خیال رکھتے تھے۔ ان کو بھی اسلامی آداب سکھاتے اور حلال حرام کی تمیز بھی سمجھاتے تھے۔

رحمت للعالمین ﷺ نے اپنی خداداد محبت و شفقت کے حسن و احسان کے سائے تلے بچوں یعنی قوم کے نونہالوں کی تربیت کا بھی احسن طریق پر خیال رکھا۔ چنانچہ اس عمل میں آپ کا اسوہ سب کے سامنے ہے۔ آپ ﷺ بچوں کو ادب اور تکریم سکھانے کے لئے جب بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کہتے اور از خود ان کو سلام میں پہل فرماتے۔

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اے بچے جب تم اپنے گھر جاؤ تو پہلے سلام کہا کرو۔ یہ تیرے لئے اور تیرے گھر والوں تیرے رشتہ داروں کے لئے باعث برکت ہے۔

رسول کریم ﷺ بچوں سے ہلکا پھلکا مزاح بھی کرتے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضورؐ نے مجھے کسی کام کے لئے باہر بھیجا۔ میں لڑکوں کے ساتھ کھیل میں مشغول ہو گیا۔ جب کافی دیر ہو گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے پیچھے سے آکر میری آنکھیں بند کرلی ہیں۔ میں نرم نرم ہاتھوں سے پہچان گیا کہ یہ آنحضرت ﷺ ہیں تب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور میں ہاتھ چھڑوا کر فوراً کام کے لئے بھاگ گیا مگر حضورؐ نے مجھے کچھ نہ کہا۔

حضرت انسؓ ہی فرماتے ہیں میرا چھوٹا بھائی ابو عمیر جس کا نام تھا۔ حضور ﷺ ہم دونوں سے بڑی بے تکلفی سے باتیں کیا کرتے تھے۔ میرے چھوٹے بھائی نے ایک چڑیا پال رکھی تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا۔ جس کا نام اس نے نغیرہ رکھا ہوا تھا۔ ایک دن وہ ننھی چڑیا مر گئی۔ حضور ﷺ جب بھی اسے رنجیدہ دیکھتے تو نہایت شفقت اور پیار سے فرماتے۔ اے اباعمیر تمہاری چڑیا کو کیا ہوا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے حضرت انسؓ کو یہ کہہ کر آواز دی یا ذوالاذنین یعنی اے دو کان والے۔ یعنی دو کان تو سب کے ہی ہوتے ہیں مگر اس میں ایک نکتہ یہ بھی تھا کہ حضرت انسؓ نہایت فرمانبردار اور اطاعت شعار تھے۔ اور حضورؐ کے ارشادات پر کان لگائے رکھتے تھے۔ اور فوراً حکم بجالاتے۔

بچوں سے رسول کریم ﷺ کی محبت و شفقت نے ان کے دل پیارے آقا کی محبت سے بھر دیئے تھے اور وہ بھی آنحضور سے بے حد پیار کرتے ان کی باتوں کو غور سنتے اور شوق سے بڑھ چڑھ کر عمل کرتے۔ بچپن کی باتیں تو بڑی بھولی بھالی ہوتی ہیں مگر یہ بچے معمولی بچے نہیں تھے۔ ان کی تربیت رسولؐ پاک کے ہاتھوں ہوئی تھی ہم نے کہا تھا کہ ایسے واقعات سوچ کر رکھیں۔ جن سے ظاہر ہو کہ آپ باتیں کس قدر مانتے ہیں پھر آپ اس زمانے کے بچوں کے واقعات پڑھیں۔

حضرت عثمانؓ بن العاص آنحضرت ﷺ کے آخری زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ اور اس وقت آپ کی عمر بہت چھوٹی تھی مگر علمی پایہ اس قدر زیادہ تھا کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ لڑکا تفقہ الاسلام اور علم القرآن کا بڑا حریص ہے۔ کم سنی کے باوجود علمی امتیاز کے باعث آنحضرت ﷺ نے آپ کو بنی ثقیف کا امام مقرر فرمایا تھا۔

اسی طرح حضرت سعدؓ بن زرارہ کو آنحضرت ﷺ نے بوجہ ان کی علمیت کے بنو نجار کا نقیب مقرر فرمایا تھا۔ آپ سب نقیبوں سے چھوٹے تھے۔

حضرت زیدؓ بن ثابت نے گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ اور اسی وقت قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ سترہ سورتیں حفظ کر چکے تھے۔ عرب کے لوگوں کے لئے یہ حیرت انگیز بات تھی اس لئے آپ کو حضور ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ حضور ﷺ نے آپ سے قرآن سنا تو بہت خوش ہوئے۔ آپ بہت ہی ذہین اور سمجھ دار بھی تھے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس خطوط سریانی اور عبرانی میں آتے ہیں جن کا اظہار کسی پر مناسب نہیں ہوتا۔ اور یہ زبانیں سوائے یہودیوں کے اور کوئی نہیں جانتا تم یہ زبانیں سیکھ لو چنانچہ آپ سیکھنے لگ گئے۔ اور اس قدر شوق اور محنت سے کام کیا کہ پندرہ ہی روز میں خطوط پڑھنے اور ان کا جواب لکھنے پر قادر ہو گئے۔

حضرت محمدؓ بن ماریہ نے بچپن میں ہی سارا قرآن حفظ کر لیا تھا۔ یہ اس زمانے کے تمدن کے لحاظ سے بہت بڑی بات تھی۔ اور اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے اپنی قوم کے امام تھے۔

حضرت نعمانؓ بن منذر کی عمر آٹھ سال کی تھی لیکن حضور ﷺ کے حالات کا بغور مطالعہ کرتے رہتے اور انہیں یاد رکھتے تھے منبر کے بالکل قریب بیٹھ کر وعظ سنتے تھے ایک مرتبہ دعویٰ کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق اکثر صحابہؓ سے زیادہ واقفیت رکھتا ہوں۔

حضرت عمرؓ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ کے راستے میں رہتے تھے جو لوگ وہاں سے آتے وہ بتاتے۔ حضورؐ فرماتے ہیں مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے اور یہ آیتیں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ میں وہ آیتیں یاد کر لیتا اور مسلمان ہونے سے پہلے ہی مجھے بہت سارا قرآن یاد ہو گیا تھا۔ جب مکہ فتح ہوا تو ہم سب مسلمان ہو گئے۔ حضور نے ہمیں احکام دین سکھائے۔ نماز سکھائی۔ جماعت کا طریقہ سمجھایا اور فرمایا تم میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہو وہ امامت کے لئے افضل ہے' چنانچہ میری قوم نے تلاش شروع کی تو مجھ سے زیادہ حافظ قرآن کوئی نہ نکلا اور مجھے ہی امام بنایا گیا۔ میں نماز پڑھاتا اور منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دیتا اس وقت میری عمر سات آٹھ سال کی تھی۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس حضورؐ کے چچازاد بھائی تھے اور حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں بھی کمسن ہی تھے مگر علمی پایہ اتنا بلند تھا کہ حضرت عمرؓ اکثر پیچیدہ اور مشکل مسائل ان سے حل کراتے تھے۔ وہ اپنی کم عمری کی وجہ سے مجلس میں بات کرتے جھجکتے۔ تو حضرت عمرؓ ان کی ہمت بندھاتے اور فرماتے کہ علم عمر کی کمی یا زیادتی پر منحصر نہیں آپ کو شیوخ بدر کے ساتھ بٹھاتے چونکہ حضرت عبداللہ بن عباس کا علمی پایہ بھی بہت بلند تھا آپ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے اصحابؓ کے پاس جاتے اور ان سے حضور کی باتیں سنتے تھے۔ جب آپ کو معلوم ہوتا کہ فلاں شخص نے آنحضرت ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے تو فوراً اس کے مکان پر پہنچتے اور اس سے حدیث سنتے اور اس طرح آپ نے عرب کے کونے کونے میں پھر کر ان جواہر پاروں کو جمع کیا جو اطراف ملک میں مختلف لوگوں کے پاس منتشر صورت میں موجود تھے چنانچہ اس محنت کا نتیجہ یہ تھا کہ صحابہ کرام میں جب آنحضرت ﷺ کے کسی قول و فعل پر اختلاف ہوتا حضرت عبداللہؓ بن العباس کی طرف رجوع کرتے تھے۔ جس طرح آپ نے محنت اور کوشش کے ساتھ علم حاصل کیا تھا اسی طرح اس کی اشاعت بھی کرتے چنانچہ ان کا حلقہ درس بہت وسیع تھا۔ اور سینکڑوں طلباء روزانہ ان سے اکتساب علم کرتے۔

حضرت عمرؓ بن سعد آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اس قدر کمسن تھے کہ کسی غزوہ میں شرکت نہ کر سکے۔ تاہم صحابہؓ میں بلحاظ علم و فضل ایسا بلند مرتبہ حاصل کر لیا تھا کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ کاش مجھے عمیرؓ جیسے چند آدمی مل جائیں تو امور خلافت میں ان سے بہت مدد ملتی۔

حضرت عمرؓ بن حزم نے کمسنی میں اسلام قبول کیا تھا۔ لیکن علمی قابلیت اصابت رائے اور قوت فیصلہ کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ بیس سال کی عمر میں ہی آنحضرت ﷺ نے آپ کو نجران کا حاکم مقرر کر کے بھیجا۔

آنحضرت ﷺ کے دور کے بچوں کو احادیث یاد کرنے میں بڑی مہارت تھی۔ ان بچوں نے اپنے حافظہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کثیر تعداد میں احادیث یاد کیں۔

حضرت ابو سعیدؓ خدری سے ۱۱۲۰ احادیث مروی ہیں۔ تحصیل علم کا بے حد شوق تھا۔

حضرت سہیلؓ بن سعد سے ۱۱۸۸ احادیث مروی ہیں اور حضرت عرہؓ بن جندب جو عہد نبوت میں صغرسن تھے مگر سینکڑوں حدیثیں یاد تھیں۔ لکھا ہے کہ آپ حدیث کے حافظ اور آنحضرت ﷺ سے کثیر روایت کرنے والے تھے۔ اسی طرح عبداللہؓ بن عباس سے بھی ۲۲۶۰ احادیث مروی ہیں۔

اگر انسان خدا کو اپنی ڈھال بنا لے تو دشمن کے تیر اس تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کی ڈھال کو چھیدنے والا کوئی تیر اس دنیا میں پایا جاتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمائل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

شمائل حضرتؑ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے

حضرت مولوی شیر علی صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے بیان کیا کہ

جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک شہادت کے لئے ملتان تشریف لے گئے تو راستے میں لاہور بھی اترے۔ اور وہاں جب آپ کو یہ علم ہوا کہ مفتی محمد صادق صاحب بیمار ہیں تو آپ ان کی عیادت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ اور ان کو دیکھ کر حدیث کے الفاظ فرمائے لاباس طھورا" ـــــ یعنی کوئی فکر کی بات نہیں اللہ نے چاہا تو خیر ہو جائے گی۔ اور پھر آپ نے مفتی صاحب سے یہ بھی فرمایا کہ بیمار کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے اب آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گھر کے بچوں نے چندہ جمع کر کے قادیان کی ڈھاب کے لئے ایک کشتی جہلم سے منگوائی تھی اور حضرت صاحب نے بھی اس چندہ میں ایک رقم عنایت کی تھی۔

جناب چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب نے بیان کیا کہ ایک دن دوپہر کے وقت ہم بیت مبارک میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ کسی نے اس کھڑکی کو کھٹکھٹایا جو کوٹھڑی سے بیت مبارک میں کھلتی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ خود تشریف لائے ہیں آپ کے ہاتھ میں ایک طشتری ہے جس میں ایک ران بھنے ہوئے گوشت کی ہے۔ وہ حضور نے مجھے دی اور حضور خود واپس اندر تشریف لے گئے اور ہم سب نے بہت خوشی سے کھایا۔ اس شفقت اور محبت کا اثر اب تک میرے دل میں ہے اور جب بھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو میرا دل خوشی اور فخر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں قادیان سے رخصت ہونے لگا اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اجازت بھی دے دی پھر فرمایا کہ ٹھہر جائیں۔ آپ دودھ کا گلاس لے آئے اور فرمایا یہ پی لیں شیخ رحمت اللہ صاحب بھی آگئے۔ پھر ان کے لئے حضور دودھ کا گلاس لائے اور پھر نہر تک ہمیں چھوڑنے کے لئے تشریف لائے اور بہت دفعہ حضور ہمیں نہر تک چھوڑنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے بیان کیا کہ ایک دفعہ جناب والا صاحب کہیں باہر دورہ دعوت الی اللہ کے لئے گئے ہوئے تھے پیچھے سے مصلحت کی وجہ سے منتظموں نے لنگر خانہ کا یہ انتظام کیا کہ جو مہمان آئیں صرف ان کو تین دن تک کھانا ملا کرے۔ باقی گھروں کا کھانا بند کر دیا۔ ہمیں بھی لنگر خانہ سے دونوں وقت روٹی آتی تھی۔ جب بند ہو گئی تو نہ آئی۔ ہم سب بھائی بہن ایک دن رات بھوکے رہے۔ کسی کو نہ بتایا۔ دوسرے دن سب کو بہت بھوک لگی ہوئی تھی کہ مائی تابی ایک مجمع اٹھائے ہوئے آئی۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہاں سے لائی ہے۔ کس نے بھیجا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ حضرت جی نے دو رکابیاں کھیر کی اور دو پیالے گوشت عمدہ پکا ہوا تمہیں بھیجا ہے۔ والدہ صاحبہ کہتی ہیں مرغ کا گوشت تھا۔ اور روٹیاں توے کی پکی ہوئی۔ ہم سب حیران ہوئے کہ حضرت صاحب کو کس نے بتایا۔ پھر میں شام کو برتن لے کر گئی۔ برتن نیچے رکھ کر اوپر گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا صفیہ کل کیوں نہیں آئی۔ میں نے کہا کل ہم کو لنگر سے کھانا نہیں آیا تھا۔ اس لئے ہم سب گھر ہی رہے۔ آپ نے افسوس کے ساتھ فرمایا کہ کل تم سب بھوکے رہے۔ کیا تمہیں لنگر خانہ سے روٹی آئی تھی۔ بہت افسوس فرمایا۔ اور کہا آج جو مجھے کھانا آیا تھا میں نے تمہارے گھر بھیج دیا۔ مجھے یہ علم نہ تھا کہ تم کو کل سے کھانا نہیں ملا۔ پھر مجھے دس روپے دیئے اور فرمایا نیچے کوٹھی میں جتنے دانے گندم کے ہیں گھر لے جاؤ اور خرچ کرو۔ جب تک مولوی صاحب نہیں آتے۔ مجھے خرچ کے لئے بتایا کرو۔ پھر ایک ماہ میں ہی کئی بار مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارا خرچ ختم ہو گیا۔ میں کہہ دیتی کہ نہیں۔ اسی ماہ کے آخیر میں ہی جناب والد صاحب گھر آگئے۔

جناب منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی نے بیان کیا کہ:-

ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بیت مبارک میں مع احباب کے تشریف رکھتے تھے۔ میں باہر سے آیا اور سلام عرض کیا۔ حضور سے مصافحہ کرنے کی بہت خواہش پیدا ہوئی۔ لیکن چونکہ بیت بھری ہوئی تھی اور معزز احباب راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے آگے جانا مناسب نہ سمجھا ابھی میں کھڑا ہی تھا اور بیٹھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ حضور نے میری طرف دیکھ کر فرمایا میاں عبدالعزیز آؤ مصافحہ تو کر لو۔ چنانچہ دوستوں نے مجھے راستہ دے دیا۔ اور میں نے جا کر مصافحہ کر لیا"۔

حافظ مظفر احمد

حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ

حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراحؓ کے متعلق حافظ مظفر احمد صاحب مزید لکھتے ہیں:-

معرکہ یرموک سے پہلے فریقین میں سفارتوں کا تبادلہ ہوا تو جارج نامی رومی قاصد نے اسلامی لشکر گاہ میں آکر انہیں باجماعت نماز ادا کرتے دیکھا تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ پھر جب حضرت ابوعبیدہؓ نے اسلام کا پیغام اسے پہنچایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں سورہ نساء کی وہ آیات سنائیں جن میں آپ کو خدا کا رسول اور کلمۃ اللہ کہا گیا ہے تو جارج نے حق و صداقت کی گواہی دیتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ اور واپس جانے سے انکار کر دیا۔ مگر امین الامت نے بااصرار اسے اسلامی سفیر حضرت خالدؓ کے ساتھ واپس جانے پر مجبور کیا اور یوں سفارت کے حق امانت پر بھی کوئی آنچ نہ آنے دی۔

ان سفارتوں کے ناکام ہونے کے بعد حضرت ابوعبیدہؓ نے میدان یرموک میں اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے معرکے کی قیادت کی جس میں ۳۰ ہزار مسلمانوں نے کئی لاکھ رومی فوج کو شکست فاش دی اور تین ہزار مسلمانوں کے مقابلے پر ستر ہزار رومی مارے گئے۔

بیت المقدس کی تاریخی فتح میں حضرت ابوعبیدہؓ نے اہم کردار ادا کیا حضرت عمروؓ بن العاص کے محاصرہ بیت المقدس کے دوران عیسائیوں نے اس شرط پر صلح کی درخواست کی کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؓ خود آکر اس مقدس شہر سے معاہدہ صلح طے کریں۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہؓ کی درخواست پر حضرت عمرؓ نے خود تشریف لا کر معاہدہ صلح فرمایا۔ ۱۴ھ میں حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کی جگہ ابوعبیدہؓ کو والئے دمشق مقرر فرمایا اور اس کے بعد ملک شام میں آپ ہی کے ذریعے عہد فاروقی کی بہت ساری اصلاحات عمل میں آئیں۔ علاوہ ازیں حضرت ابوعبیدہؓ نے ایک عظیم الشان داعی الی اللہ کا کردار ادا کرتے ہوئے ایک طرف شام میں آباد عیسائی عربی قبائل تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا انتظام کیا اور وہ آپ کی کوششوں سے مسلمان ہوئے۔ دوسری طرف رومی اور شامی عیسائی بھی آپ کے اخلاق و کردار اور عدل و انصاف سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہوئے۔

۱۸ھ میں حضرت ابوعبیدہؓ عمواس مقام پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے کہ شام میں مہلک طاعون پھیلی حضرت عمرؓ خود احوال پرسی کے لئے ملک شام کے دورے پر نکلے۔ سرغ کے مقام پر حضرت ابوعبیدہؓ نے آپ کا استقبال کیا۔ یہاں پر آکر پتہ چلا کہ طاعون اور شدت اختیار کر چکی ہے۔ صحابہؓ کرام نے حضرت عمرؓ کو مشورہ دیا کہ وہ یہیں سے واپس چلے جائیں۔ اور طاعون زدہ علاقے میں داخل نہ ہوں۔ ورنہ وبا لگ جانے کا خطرہ ہے۔ حضرت عمرؓ خود رضا بالقضاء کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ پس اگرچہ آپ نے صحابہ کا مشورہ احتیاطی تدبیر کے طور پر بادل ناخواستہ قبول تو فرما لیا اور مدینہ واپس لوٹے لیکن برملا یہ اظہار ضرور فرماتے رہے کہ عین ملک شام کے سر پر پہنچ کر ان لوگوں نے طاعون کی وجہ سے مجھے واپس آنے پر مجبور کیا حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ نہ تو میرا وہاں سے واپس لوٹنا مجھے موت کے منہ سے بچا سکتا ہے اور نہ وہاں جانا مجھے میری موت کے مقررہ دن سے پہلے لقمہ اجل بنا سکتا تھا۔ اور مدینہ سے فرائض منصبی سے فارغ ہو کر جونہی مجھے موقعہ ملا میں جلد پھر شام کا قصد کروں گا۔

سرغ میں انصار و مہاجرین سے حضرت عمرؓ کے مشوروں کے دوران یہ بحث چھڑی کہ حضرت عمرؓ کو وبا زدہ علاقہ میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ صحابہؓ کا ایک گروہ اس کے خلاف تھا۔ ان میں حضرت ابوعبیدہؓ بھی تھے (جنہیں حضرت عمرؓ نے طاعون زدہ علاقہ چھوڑ کر اپنے ساتھ مدینہ چلنے کی بھی دعوت دی تھی مگر انہوں نے اسلامی فوج کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی) حضرت ابوعبیدہؓ کی قلندرانہ رائے یہ تھی کہ حضرت عمرؓ کو دورہ مکمل کئے بغیر واپس نہیں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صادقہ فضل

بنات طیبات

صادقہ فضل صاحبہ اپنی کتاب بنات طیبات میں حضرت زینبؓ کے متعلق مزید لکھتی ہیں:-

جیسا کہ ابھی تم نے پڑھا کہ حضرت زینبؓ تو مدینہ ہجرت کر گئیں اور ان کے شوہر ابو العاصؓ مکہ ہی میں تھے۔ مگر ہر وقت اپنی پیاری بیوی حضرت زینبؓ کی یاد ستاتی رہتی۔ اب ایک بار ایسے ہوا کہ ابو العاصؓ مکہ کے قریش کے ساتھ تجارتی سامان لے کر شام کے سفر پر روانہ ہوئے اس وقت حضرت زینبؓ کو مدینہ آئے چار برس ہو چکے تھے۔ جب اس سفر کی واپسی کی خبر آنحضرت ﷺ کو ملی آپؐ نے ۱۷۰ مسلمانوں کو زید بن حارث کی سرکردگی میں روانہ کر دیا چنانچہ عیص کے مقام پر مسلمانوں کا اہل قریش سے آمنا سامنا ہوا۔ خوب مقابلہ ہوا۔ آخر کار مسلمانوں کو فتح ہوئی کافر گرفتار ہوئے۔ ان کے مال و اسباب پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ جب ابو العاصؓ نے یہ حالت دیکھی تو مدینہ اپنی بیوی حضرت زینبؓ کے پاس چلے گئے۔ اور پناہ طلب کی۔ جو انہوں نے خوشی سے دے دی۔ طبقات میں لکھا ہے کہ جب ابو العاصؓ پناہ لینے کے لئے آئے فجر کی نماز کا وقت تھا۔ حضور ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے۔ حضرت زینبؓ نے اونچی آواز میں کہا انی قد اجرت اباالعاص یعنی میں نے ابو العاصؓ کو پناہ دے دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر نمازیوں سے کہا لوگو تم نے کچھ سنا۔ جس پر انہوں نے کہا جی۔ ہاں۔ ہم نے سن لیا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اس بارہ میں اس سے پہلے قطعاً علم نہ تھا۔ جب حضور ﷺ گھر تشریف لے گئے تو حضرت زینبؓ نے کہا اچھا ہو اگر ابو العاصؓ کا مال و اسباب ان کو واپس دے دیا جائے پھر جن مسلمانوں نے مشرکوں کے سامان پر قبضہ کر لیا تھا۔ ان کو آپ ﷺ نے مخاطب فرمایا اور کہا کہ تم کو علم ہے کہ ابو العاصؓ کا مجھ سے کیا رشتہ ہے۔ اگر تم ابو العاصؓ کا سامان واپس کر دو گے یہ بات میرے لئے خوشی کا باعث ہو گی۔ اور مجھ پر احسان ہو گا۔ لیکن اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم ان کا مال و سامان واپس کرو یا نہ کرو۔ حضورؐ کے اس ارشاد پر سب نے کہا ہم کو آپ ﷺ کی خوشی چاہئے چنانچہ ابو العاصؓ کا تمام سامان واپس کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت زینب سے فرمایا ابو العاصؓ کی خوب خاطر خدمت کرو۔ ہر طرح سے ان کا خیال کرو۔ اور احترام بھی کرو۔ لیکن تم مسلمان ہو اور یہ مشرک اس لئے ان کی قرابت سے احتراز کرنا۔

اب مسلمانوں کی حالت پہلے سے بہت زیادہ اچھی تھی۔ طاقت ور اور مضبوط ہو چکے تھے۔ صلح حدیبیہ کے بعد ۶ ہجری میں مسلمانوں کو حکم تھا کہ کافروں اور مشرکوں سے میاں بیوی کا تعلق بالکل نہ رکھا جائے۔ چنانچہ روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کی جو بیویاں مشرک تھیں۔ اب ان کو انہوں نے الگ کر دیا۔ جن عورتوں کے خاوند مشرک تھے انہوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ باوجود غریب ہونے کے اسلام پر پوری طرح سے قائم رہیں یہی وجہ ہے کہ اس وقت رسول کریم ﷺ نے بھی اپنی بیٹی زینبؓ کو ابو العاص کی قرابت سے منع فرما دیا۔ چونکہ آپ کو علم تھا کہ ابو العاصؓ اور زینب کا آپس میں بڑا پیار و محبت ہے ان کا سلوک ہمیشہ حضرت زینبؓ کے ساتھ بہت عمدہ رہا تھا اس لئے فرمایا کہ ان کی خوب خاطر تواضع کرنا۔

حضرت ابو العاصؓ چند روز مدینہ میں ٹھہر کر واپس مکہ آئے جن لوگوں نے ان کے پاس امانتیں رکھوائی تھیں وہ امانتیں لوگوں کو واپس کیں۔ جس سے لین دین تھا حساب کر کے تمام معاملات صاف کر لئے اور تمام لوگوں سے کہا کہ اگر تم میں سے کسی نے مجھ سے کچھ لینا دینا ہے تو ابھی لے لو۔ جس پر سب نے کہا تم بہت شریف اور نیک ہو۔ لین دین کے کھرے آدمی ہو۔ پھر ابو العاصؓ نے کہا لو اب سنو۔ میں مسلمان ہوتا ہوں ساتھ ہی بلند آواز سے کلمہ پڑھا اور کہا کہ میں تو مدینہ ہی میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جب حاضر ہوا تھا۔ اسی وقت مسلمان ہونے کا اعلان کر دیتا۔ مگر صرف اس خیال سے نہیں کیا کہ کہیں تم لوگ یہ خیال نہ کرو کہ ابو العاصؓ ہمارا مال و دولت اور سامان امانت کھا گیا ہے۔ اب جب کہ تمام معاملات صاف کر لئے ہیں۔ تو کوئی بوجھ مجھ پر نہیں رہا۔ اب آزادی کے ساتھ اور بہت خوشی سے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ واقعہ محرم ۷/ ہجری کا ہے پھر ابو العاصؓ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔

حضرت زینبؓ بڑی سلیقہ شعار عبادت گزار اور بہت محبت کرنے والی خاتون تھیں ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ میری سب سے اچھی بیٹی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی۔ حضرت زینبؓ کو آنحضرت ﷺ سے بہت محبت تھی اپنے شوہر ابو العاصؓ سے بھی بڑا پیار تھا۔ خود حضرت ابو العاصؓ ان سے بہت محبت بھرا سلوک کرتے۔ دونوں نے نہایت خوش گوار زندگی بسر کی۔ آپ کے حضرت زینبؓ کے ساتھ شریفانہ برتاؤ کی آنحضرت ﷺ نے بھی بہت تعریف فرمائی۔ ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے فرمایا ابو العاصؓ نے جو بات مجھ سے کی اسے سچ کر دکھایا۔ جو وعدہ کیا وفا کیا۔ حضرت زینبؓ کے شوہر ابو العاصؓ خوشحال تھے۔ تجارت کرتے تھے۔ حضرت زینبؓ کو اچھے کپڑے پہننے کا شوق تھا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ان کو ریشمی چادر اوڑھے دیکھا۔ جس پر زرد رنگ کی دھاریاں تھیں۔ حضرت زینبؓ بڑی رحم دل تھیں۔ دل کی بہت سخی تھیں۔ اپنے ملنے جلنے والوں کے ساتھ نہایت اچھی طرح سے پیش آتیں۔

حضرت زینبؓ کے صرف دو بچے علی اور امامہ تھے علی کے بارہ میں مختلف روایات ہیں۔ ایک روایت ہے کہ ابھی بچہ ہی تھے تو ایک دفعہ شدید بیمار ہوئے۔ حضرت زینبؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی بھیجا کہ آپ تشریف لائیں۔ میرا بیٹا علی دم توڑ رہا ہے آپ نے اس کے جواب میں کہلا دیا کہ اللہ ہی کے لئے ہے وہ چیز جو اس نے لے لی۔ سب چیزیں جو اس نے دی ہیں ہر چیز کا ایک وقت اس کے ہاں مقرر ہے۔ پس صبر کر اور ثواب کی طلب گار رہ۔ حضرت زینبؓ نے دوبارہ آدمی بھجوایا۔ اس وقت حضور ﷺ کے پاس بعض صحابہؓ بھی تھے آپ ﷺ کھڑے ہو گئے کئی صحابہؓ کرام بھی آپؐ کے ساتھ چل پڑے جن میں سعد بن عبادہؓ معاذؓ بن جبل ابی ابن کعبؓ زیدؓ بن ثابت شامل تھے۔ جب بچہ سامنے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے گود میں لے لیا اس پر اس وقت نزع کی حالت طاری تھی آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا یہ خدا کی رحمت ہے جو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا فرمائی ہے۔ جو رحم کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر مہربانی فرماتا ہے۔

حضرت امامہؓ حضرت زینب کی بیٹی آنحضرت ﷺ کی پیاری نواسی تھی۔ نماز کی حالت میں بھی آپ سے جدا نہ ہوتی۔ صحیح بخاری میں ذکر ہے کہ ایک حضرت بار حضور ﷺ جب مسجد میں تشریف لائے امامہ حضرت زینبؓ کی بیٹی آپ ﷺ کے کندھے پر سوار تھی آپ ﷺ نے اسی حالت میں نماز ادا فرمائی جب سجدے سے فارغ ہوئے پھر کندھے پر بٹھا لیا۔ ایک بار شاہ حبش نجاشی نے ایک ہار یا انگوٹھی تحفہ میں حضور کو بھیجی آپ ﷺ نے فرمایا یہ میں اس کو دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اس وقت عام خیال یہ تھا کہ یہ ہار حضور ﷺ حضرت عائشہؓ کو عنایت فرمائیں گے مگر آپ ﷺ نے یہ ہار عمامہؓ کو دیا حضرت فاطمۃ الزہرا کی وفات کے بعد حضرت علیؓ نے عمامہؓ سے نکاح کیا یہ حضرت فاطمہؓ ہی کی وصیت تھی کہ ان کے بعد ان کی بھانجی عمامہؓ سے نکاح کر لیں۔ جب حضرت علیؓ نے شہادت پائی تو ان کی وصیت کے مطابق عمامہؓ کا دوسرا نکاح مغیرہؓ بن نوفل سے ہوا۔ مغیرہؓ سے ان کے ہاں ایک لڑکا یحیٰی پیدا ہوا۔ اسی کے نام پر مغیرہ کی کنیت ابو یحیٰی تھی۔ حضرت ابو العاصؓ کے مدینہ ہجرت کر جانے کے سوا سال بعد ۸/ ہجری میں حضرت زینبؓ نے وفات پائی در اصل جب آپ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور راستے میں حبار بن اسود اور ایک اور شخص نے آپ پر نیزہ سے حملہ کیا تھا چونکہ اس وقت آپ حاملہ تھیں۔ شدید چوٹ سے حمل ضائع ہو گیا اور پھر خون بھی ضائع ہوا اسی مرض میں کافی عرصہ بیمار رہیں اس حملہ سے آپ کافی کمزور ہو گئی تھیں زیادہ عرصہ بستر ہی پر گزرا اسی مرض میں آخر تک مبتلا رہیں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ حضرت زینبؓ نے خدا کی راہ میں شہادت پائی۔ آپ نے ۸/ ہجری میں رحلت فرمائی۔ ام المومنین حضرت سودہؓ ام المومنین حضرت سلمیٰؓ حضرت ام ایمنؓ اور مشہور صحابیہ ام عطیہؓ بنت حارث نے حضرت زینبؓ کو غسل دیا۔ رسول اللہ ﷺ غسل کا طریق بتاتے جاتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا داہنی طرف سے وضو کے مقامات سے غسل کرو۔ ہر عضو کو تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ اور کافور لگاؤ۔ نیز فرمایا جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب حضور کو اطلاع دی گئی۔ آپ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

پرائمری تعلیم کے بارے میں انقلابی اقدامات

سرکاری ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ پنجاب کی حکومت پرائمری کی سطح تک تعلیم کو عام کرنے کے لئے ایک ایسا بل BILL ڈرافٹ کر رہی ہے جس کے ذریعے ان والدین کو جو اپنے بچوں کو سکول نہیں بھیجیں گے سزا دی جا سکے گی۔ بتایا گیا ہے کہ اس بل کے پاس ہو جانے کے بعد مارچ ۱۹۹۴ء سے اسے نافذ کیا جائے گا۔ اور یہ ایک انقلابی اقدام ہو گا جس کے ذریعے تمام بچوں کو سکول بھیجنا لازمی قرار دے دیا جائے گا۔ بعض والدین کو اس سلسلے میں جرمانے بھی کئے جاسکیں گے۔ ایسے بچے جنہیں ان کے والدین سکول نہیں بھیجتے بلکہ انہیں کسی نہ کسی جگہ روزی کمانے کے لئے کام پر لگا دیتے ہیں انہیں یک مشت ۵۰۰ روپے جرمانہ کے طور پر دینے ہونگے اور جب تک بچے کو سکول نہیں بھیجیں گے ۵۰ روپے روزانہ ادا کرنے ہوں گے البتہ وہ بچے جو سکول ہی نہیں جاتے کسی کام پر بھی نہیں لگے ہوتے۔ انہیں ۲۰۰ روپے یک مشت جرمانہ اور ۲۰ روپے روزانہ ادا کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ ایک اور انقلابی قدم جو پرائمری تعلیم کے سلسلے میں اٹھایا جا رہا ہے اس کا امتحانات سے تعلق ہے اور بچوں کو ایک کلاس سے دوسری کلاس میں بھیجنے کا۔ پہلی جماعت سے لے کر پانچویں جماعت تک بچوں کو اس طرح ایک کلاس سے دوسری کلاس میں بھیجا جائے گا کہ ان کے سارے سال کے کام پر نگاہ رکھی جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بچے جو پرائمری تعلیم کے لئے سکول میں داخل کئے جاتے ہیں ان کا پچاس فی صد بغیر اپنی تعلیم مکمل کئے سکول چھوڑ جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ وہ ایک کلاس سے دوسری کلاس میں جانے کے لئے امتحان پاس نہیں کر سکتے۔ چنانچہ کسی ایک جماعت کا بھی امتحان پاس نہ کرنے کی صورت میں ان کی تعلیم نامکمل رہ جاتی ہے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگرچہ طریقہ تعلیم تو اردو ہی ہو گا لیکن اس کے ساتھ پہلی جماعت سے انگریزی بھی ایک لازمی مضمون قرار دیا جائے گا۔ اب انگریزی چھٹی جماعت سے پڑھائی شروع کی جاتی ہے۔ جیسا کہ ہمیشہ سے دستور رہا ہے بچوں کی داخلے کے وقت عمر پانچ سال ہونا لازمی ہو گی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر پانچ سال سے بچہ زیادہ عمر کا ہو جائے اور پھر سکول میں داخل کیا جائے تو اس صورت میں بھی والدین سزا کے مستحق سمجھے جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

بوسنیا کے مسلمانوں کا مسئلہ

بتایا گیا ہے کہ گذشتہ اتوار کے روز بوسنیا کے سربوں نے کہا ہے کہ انہوں نے کروٹس جوان کے مدمقابل ہیں سے یہ معاہدہ کیا ہے کہ اگلے ہفتے جب مسلمانوں کے ساتھ گفت و شنید ہو گی تو وہ مسلمانوں کو بہتر مواقع پیش کریں گے۔ لیکن اس بات کے خطرے کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ مسلمان شائد ابھی کسی معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ بوسنیا کی سرب پارلیمنٹ کے سپیکر نے ایک ریڈیو انٹرویو میں کہا کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم اور کروٹس دونوں مسلمانوں کو بعض رعایتیں دیں گے لیکن ہمیں یہ بھی اطلاعات مل رہی ہیں کہ مسلمان ابھی ہمارے ساتھ کسی تجویز پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے نئے مطالبات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ بوسنیا میں حالات بدستور خراب رہنے کی وجہ سے فرانس کے وزیر دفاع نے کسی حد تک مایوسی کا اظہار کیا ہے اور یورپی ممالک کو متنبہ کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اگر حالات یہی رہے تو امن قائم کرنے والی اپنی فوجوں کے ہزاروں افراد کو وہ واپس بلا لے گا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اگلے سال کے آغاز ہی میں ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر آئندہ بہار میں سیاسی حل کے لئے حالات سازگار نہ ہوئے تو یورپین اقوام کو خود فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کہ کیا کیا جائے جو حالات آج کل موجود ہیں ہم ان کو جاری رکھنے کے حق میں نہیں ہیں۔ کیونکہ موجودہ حالات ناکامی کا نتیجہ ہیں۔ سربوں کے لیڈر نے کہا کہ انہیں یہ ڈر ہے کہ مسلمان مشیر انہیں اس بات پر اکسا رہے ہیں کہ اس معاہدے کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچنے دیا جائے۔

☆☆☆☆☆

مصر / چھ اسلام پرستوں کو پھانسی

مصر میں چھ دیگر اسلام پرستوں کو حکومت کا تختہ الٹنے کے جرم میں پھانسی دے دی گئی ہے کہا جاتا ہے کہ مصر نے اب یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ تشدد کی کارروائیوں کو انتہائی سختی کے ساتھ روکا جائے گا۔ ان چھ آدمیوں کو یکے بعد دیگرے قاہرہ کے ایک قید خانہ میں پھانسی دی گئی۔ اس طرح اب تک سال رواں میں ۲۹ آدمی پھانسی پا چکے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ تعداد ان لوگوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے جو اس صدی میں کسی ایک سال میں سیاسی جرائم کی وجہ سے تختہ دار پر لٹکائے گئے ہیں۔ یہ چھ افراد جنہیں اب پھانسی دی گئی ہے ان کا مقدمہ فوجی عدالتوں میں چلایا گیا اور انسانی حقوق کی پاسداری کرنے والے گروہوں نے ان کی مذمت کی ہے۔ گذشتہ دو سال سے تشدد کا جو ریلا آیا ہوا ہے اس میں کسی صورت کمی نہیں ہو رہی۔ یہ چھ آدمی جہاد کی تنظیم سے تعلق رکھتے تھے۔ اور جہاد کی تنظیم کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ اسی تنظیم کے افراد نے ۱۹۸۱ء میں انوار سادات کو قتل کیا تھا۔ بعض حلقے یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کا تعلق ایران سے زیادہ ہے اور جماعت اسلامیہ مصر سے کم۔ ۳۰۔ اکتوبر کو چالیس آدمی زیر حراست لئے گئے تھے۔ یہ سب کے سب جہاد سے تعلق رکھتے تھے۔ بعض ایسے بھی تھے جنہیں حراست میں لیا جانا تھا لیکن وہ موجود نہیں تھے بلکہ ایک ایسے شخص کا نام بھی اس فہرست میں شامل تھا جو وزیر داخلہ حسن العلوی کے قتل کے سلسلے میں بم سے خود ہی مارا گیا تھا۔ پولیس نہایت سختی کے ساتھ چھاپے مارتی ہے اور سینکڑوں آدمیوں کو گرفتار کر لیتی ہے اور اس گرفتاری کے بعد فوجی عدالتوں میں ان پر مقدمہ چلایا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

کویت / عورتوں کے ووٹ کا حق

کویت میں عورتوں کو ووٹ کا حق دینے اور پارلیمنٹ کی نشست کے لئے انتخاب لڑنے کے سلسلے میں خاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔ گذشتہ دنوں ایک سروے شائع کیا گیا تھا جو کویت یونیورسٹی نے پیش کیا تھا۔ جس میں ۳۵۰۰ مردوں اور عورتوں کے خیالات درج کئے گئے تھے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ۵۸ فی صد لوگوں کا خیال ہے کہ عورتوں کو سیاسی حقوق ہرگز نہیں دیئے جانے چاہئیں ۲۴ فی صد افراد نے کہا کہ انہیں ووٹ کا حق ملنا چاہئے اور ۱۸ فی صد نے کہا کہ عورتوں کو ووٹ کا حق بھی ملنا چاہئے اور پارلیمنٹ کی نشست کے لئے انتخاب لڑنے کا بھی۔ اس سروے سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ دیہاتی علاقے اور کویت کے شہر کا آپس میں بہت گہرا اختلاف ہے۔ دیہاتی علاقوں میں رہنے والوں میں سے ۱۹ فی صد لوگوں نے عورتوں کو حقوق دینے کی مخالفت کی ہے انہوں نے کہا کہ نہ عورت کو ووٹ کا حق ملنا چاہئے اور نہ ہی پارلیمنٹ کی نشست کے لئے کھڑے ہونے کی اجازت دی جانی چاہئے۔ جو لوگ اچھے امیر علاقوں میں رہتے ہیں خاص طور پر کویت کے شہر میں ان کا خیال ہے کہ عورتوں کو مکمل حقوق ملنے چاہئیں۔ ۷۷ فی صد نے کہا کہ عورتوں کو ووٹ کا حق بھی ملنا چاہئے اور انہیں پارلیمنٹ کی نشست کے لئے کھڑا ہونے کی اجازت بھی دی جانی چاہئے۔ جو عورتیں خواتین کے لئے کام کرتی ہیں انہیں یہ امید تھی کہ ۱۹۹۱ء کی خلیج کی جنگ کے بعد زیادہ آزادی کا دور ہو گا اور انہیں ووٹ دینے کا حق آسانی سے مل جائے گا۔ لیکن ان کی یہ امید پوری نہیں ہوئی۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۵

بقیہ صفحہ ۵

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہہ بند عطا فرمایا جسے کفن کے اندر رکھا گیا۔ نماز جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھائی اور خود ہی قبر میں اتارا۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت افسردہ اور غمگین تھے۔ غم چہرہ مبارک پر ظاہر ہو رہا تھا۔ جس وقت آپ نے حضرت زینبؓ کی میت کو قبر میں اتارا تو فرمایا اے خدا تو زینبؓ کی مشکلات کو آسان کر دے اور اس کی قبر کی تنگی کو کشادگی سے بدل دے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت زینبؓ کی وفات ہوئی تو عورتیں جمع ہو گئیں اور رونے لگیں پاس ہی حضرت عمرؓ کھڑے تھے۔ انہوں نے ان کو رونے سے منع کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ ان کو کچھ نہ کہو ان کے دل میں غم ہے اور رو رہی ہیں پھر عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اپنے آپ کو شیطان سے دور رکھو۔ یعنی چلا چلا کر رونے سے روکا۔ نیز فرمایا جو کچھ ہو آنسوؤں سے ہو۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا سبب ہے۔ ہاتھ زبان سے کچھ نہ ہو۔ بال نوچنا' چلانا' پیٹنا یہ سب شیطانی کام ہیں۔ وفات کے وقت حضرت زینبؓ کی عمر تیس' اکتیس برس کے قریب تھی۔

> یاد رہے کہ تکبر کو جھوٹ لازم پڑا ہوا ہے بلکہ نہایت پلید جھوٹ وہ ہے جو تکبر کے ساتھ مل کر ظاہر ہوتا ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم سعادت احمد خالد صاحب کارکن دفتر وقف جدید کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۹۳-۱۲-۳ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور پرنور نے ازارہ شفقت بچے کا نام وجاہت احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب پنشنر معلم وقف جدید چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر کا پوتا اور مکرم رانا محمد اعظم صاحب محلہ باب الابواب کا نواسہ ہے۔ بچے کی درازی عمر اور صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

فلو- نزلہ- زکام- سے

بچاؤ کی تدابیر

۱۔ دھول۔ مٹی۔ گرد و غبار سے بچیں۔

۲۔ سورج نکلنے سے پہلے اور سورج نکلنے کے بعد کوشش کر کے سر پر گرم ٹوپی مفلر اور سویٹر ضرور پہنیں۔

۳۔ موٹر سائیکل اور سائیکل کی سواری کرتے وقت منہ اور ناک کو ڈھانپنے کے لئے ماسک کا استعمال کریں۔ یہ ماسک بازار میں باسانی دستیاب ہیں۔

۴۔ بہت ٹھنڈا پانی یا دیگر مشروبات اور آئس کریم وغیرہ نہ کھائیں۔

۵۔ اگر کسی چیز سے الرجی ہے مثلاً پھول' درخت' پتے وغیرہ تو پارک' لان اور باغات میں نہ جائیں۔

۶۔ اگر کسی شخص کو گھر میں یا کام والی جگہ میں زکام ہے۔ تو اس سے دور رہنے کی کوشش کریں۔

۷۔ جن اشخاص کو زکام ہے وہ کھانستے یا چھینک لیتے ہوئے رومال ضرور استعمال کریں۔

۸۔ روزانہ غرارے کرنا بہتر ہے۔

۹۔ پانی زیادہ پیئں اور پھل جس میں مالٹے کینو وغیرہ شامل ہیں ان کا استعمال بڑھا دیں کیونکہ ان میں وٹامن سی ہے۔ مگر یہ پھل خوب پکے ہوئے ہوں۔

۱۰۔ نزلہ زکام VIRAL انفیکشن ہے۔

۱۱۔ بیماری کی شکل میں اپنے ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کریں۔

رضاکار معلمین کی سہ ماہی کلاس

○ وقف جدید کے تحت ۱۵۔ جنوری ۹۴ء سے رضاکار معلمین کی سہ ماہی کلاس جاری ہو رہی ہے۔ اس اعلان کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جہاں تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے وہ اپنی جماعت میں سے ایک نمائندہ بھجوائیں جو مرکز میں رہ کر تین ماہ کی کلاس میں تعلیم حاصل کریں اور واپس جا کر جماعتی تعلیم و تربیت کا کام کر سکیں۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے ایسے افراد اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے دفتر کو اپنے کوائف کے ساتھ ۳۱۔ دسمبر ۹۳ء تک ارسال کریں قیام طعام کا انتظام دفتر کے ذمہ ہوگا۔ قرآن مجید اور کاپی اپنے ہمراہ لائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ربوہ میں لوڈ شیڈنگ

رات 1 تا 2 بجے

صبح 7-30 تا 8-00

دوپہر 11-00 تا 1-00

شام 6-00 تا 6-30

رات 9-00 تا 10-00

بقیہ صفحہ ۴

جانا چاہئے چنانچہ انہوں نے کہا کہ کیا ہم موت سے بچنے کے لئے تقدیر سے بھاگیں گے۔ حضرت عمرؓ نے جو مسئلہ تقدیر پر گہری نظر رکھتے تھے فرمایا ابو عبیدہؓ مجھے آپ سے یہ امید نہ تھی (آپ میرے بارے میں یہ خیال کریں کہ موت سے بچنے کی خاطر یہ اقدام کر رہا ہوں) اور پھر انہیں مسئلہ تقدیر سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ ہم اللہ کی ایک تقدیر سے دوسری تقدیر کی طرف جا رہے ہیں اور ایک نہایت عمدہ مثال سے اسے یوں واضح فرمایا کہ اے ابو عبیدہؓ اگر آپ کو دو وادیوں میں اونٹ چرانے کا اختیار ہو جن میں سے ایک سرسبز اور شاداب اور دوسری بنجر ہو اور سرسبز وادی میں اونٹ چرائیں تو کیا یہ اللہ کی تقدیر سے نہیں ہوگا۔ اس کے بعد حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف (جو موقع پر موجود نہیں تھے) نے آکر رسول ﷺ کی ایک روایت سنا کر مسئلہ واضح کر دیا انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اگر تمہیں کسی علاقہ میں وبا کا پتہ چلے تو اس سرزمین میں داخل نہ ہو اور اگر تم پہلے سے اس علاقے میں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر مت نکلو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے واپسی کے اپنے صائب فیصلہ پر اللہ کی حمد کی اور واپس روانہ ہوئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو عبیدہ عبدالرحمانؓ بن عوف سے یہ حدیث سن کر اپنی اس رائے پر مزید پختہ ہو گئے کہ انہیں یہ وبا زدہ علاقہ چھوڑنا نہیں چاہیے۔ چنانچہ مدینہ واپس پہنچ کر حضرت عمرؓ نے جب آپ کو ایک خط کے ذریعے کسی کام کے عذر سے مدینہ بلوا بھیجا تو آپ نے یہ سمجھاتے ہوئے کہ شائد طاعون سے بچانے کے لئے مجھے مدینہ بلوا رہے ہیں اور عرض کیا کہ میں اسلامی لشکر کو چھوڑ کر آنا پسند نہیں کرتا۔ اور اس پر حضرت عمرؓ نے آپ کو ہدایت فرمائی کہ آپ اپنے اس لشکر کو کسی پر فضاء جگہ پر منتقل کریں۔ چنانچہ آپ نے اس کی تعمیل کی اور جابیہ منتقل ہو گئے

احباب جماعت کی خدمت میں نئے سال کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ ہر دم حافظ و ناصر ہو اور حضور پرنور کے وطن واپسی کی راہیں صاف فرمائے

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالروالہ، ملتان، لاہور، کراچی

ایک وقت میں تین کام

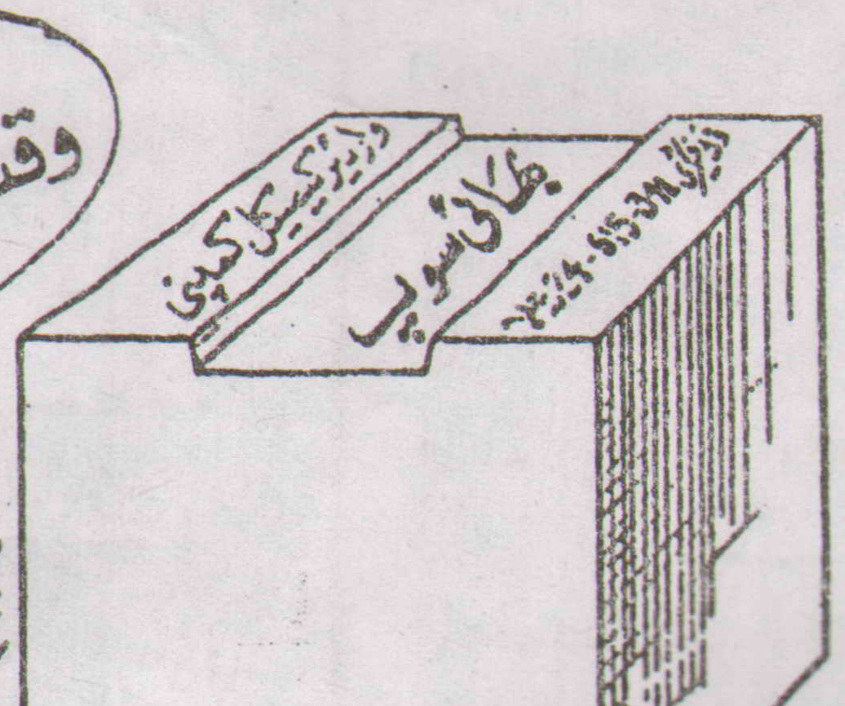

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ (رجسٹرڈ)

WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴
فیکس نمبر ۶۱۵ - ۳۴۰/۵۲۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۳۰۔ دسمبر۔ خشک سردی جاری ہے
ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۶ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۱۹ درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ چین دنیا میں طاقت کا توازن برقرار رکھ سکتا ہے دنیا میں امن و استحکام پیدا کرنے کے حوالے سے چین کا ذکر بہت اہمیت حاصل کر گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت پڑی تو چین ہماری مدد کو پہنچے گا۔ ہمیں توقع ہے کہ چین کشمیر کے بارے میں مزید اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ چین نے یہ مسئلہ صرف دونوں ممالک پر نہیں چھوڑا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور چین نے میزائل ٹیکنالوجی کنٹرول کے معاہدے کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی۔ چین کی طرف سے پاکستان کو میزائل ٹیکنالوجی ٹرانسفر کرنے کا امریکی الزام غلط اطلاعات پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو غلط فہمی ہے کہ وہ خارجہ سیکرٹریوں کے مذاکرات وقت گزارنے کے حربے کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔

○ امریکہ نے اقتصادی پابندیاں ختم کرنے کی چین اور پاکستان کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ چین اور پاکستان سے مذاکرات کے لئے تیار ہے لیکن اقتصادی پابندیوں کے سلسلے میں اس کے موقف میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ پاکستان کو ایٹمی پروگرام کے باعث اقتصادی پابندیوں کا سامنا ہے۔

○ بیلجیئم کی حکومت نے کشمیری رہنما امان اللہ خان کو رہا کر دیا ہے جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ کے رہنما کو بذریعہ طیارہ پاکستان روانہ کر دیا گیا رہائی سے قبل حکومت بیلجئم نے اپنے اس اقدام سے پاکستانی سفیر کو آگاہ کر دیا تھا۔

○ امریکہ کے شہر نیویارک میں ۵ جگہ بموں کے دھماکے ہوئے۔ یہ بم پارسل کے ذریعے بھیجے گئے تھے۔ دو بم ناکارہ بنا دیئے گئے۔

○ فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال راولپنڈی میں تنخواہ لانے والی ویگن کو مسلح ڈاکوؤں نے لوٹ لیا اور ۲۶ لاکھ روپے لیکر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ مزاحمت کرنے پر ڈاکوؤں نے ایک ملازم کو ہلاک اور دو کو زخمی کر دیا۔ اندھا دھند فائرنگ سے ہسپتال میں خوف و ہراس پھیل گیا۔

○ تحریک استقلال کے سیکرٹری جنرل خورشید محمود قصوری اور پنجاب کی صدر بیگم مہناز رفیع اور بلوچستان کے صدر خدائے نور نے تحریک استقلال چھوڑنے کا اعلان کیا ہے۔

○ اتفاق شوگر ملز (جس کی مالک نواز شریف فیملی ہے) سمیت متعدد فیکٹریوں کو نادھندہ قرار دے کر ان کے بینک کھاتے منجمد کر دیئے گئے ہیں۔

○ پنجاب میں لازمی تعلیم کے نئے قانون کے تحت بچوں کو سکول نہ بھجوانے والے والدین کو جیل بھجوا دیا جائے گا۔ ایک اور فیصلے کے مطابق پرائمری اساتذہ کی بنیادی قابلیت ایف اے کر کے ان کو ۹ واں گریڈ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ خان عبدالولی خان نے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے کہا ہے کہ وہ وفاقی حکومت کو سرحد میں مداخلت سے روکیں۔ صدر نے کہا ہے کہ میں اپنی ذمہ داری نبھاؤں گا۔ صدر سے ملاقات میں ولی خان نے افغانستان میں مختلف گروپوں کے درمیان جاری محاذ آرائی پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ اور خانہ جنگی رکوانے کی ضرورت پر زور دیا۔

○ لیزنگ اور مضاربہ کمپنیوں پر یہ پابندی عائد کر دی گئی ہے کہ وہ اپنے ڈائریکٹروں اور ان کے رشتے داروں کو بھی قرضے جاری نہیں کر سکیں گے۔ قومی بینکوں پر ایسی پابندیاں پہلے ہی سے عائد ہیں۔

○ سرحد کی حکومت کے ایک اور وزیر کے استعفیٰ دینے کے بعد مستعفی ہونے والے وزرا کی تعداد دو ہو گئی ہے۔

○ المرتضیٰ ہاؤس لاڑکانہ کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا۔ دو صحافیوں سمیت متعدد کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ گھیرا اس وقت ڈالا گیا جب ۵۔ جنوری کو بھٹو کی سالگرہ منانے کے سلسلے میں بھٹو سالگرہ کمیٹی، سندھ پیپلز یوتھ آرگنائزیشن اور سندھ پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کا مشترکہ اجلاس ہو رہا تھا۔ اجلاس کے اختتام پر پولیس نے شرکاء کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔

○ ۵۔ جنوری کو "ریاستی قوت" کا مقابلہ کرنے کے لئے بیگم نصرت بھٹو ملک بھر میں رابطے کر رہی ہیں۔ پرانے اور ناراض اراکین کو لاڑکانہ بلا رہی ہیں۔ ماں بیٹی کے اختلافات بڑھ رہے ہیں۔

○ یوسف رضا گیلانی سپیکر قومی اسمبلی آسٹریلیا میں دولت مشترکہ کے وزراء کی کانفرنس میں شرکت کے لئے سڈنی روانہ ہو گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ۱۷۔ بھارتی فوجی ہلاک اور ۳۱۔ شدید زخمی ہو گئے۔ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر بھارتی فوجیوں کی گاڑی تباہ ہو گئی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو شمالی کوریا پہنچ گئیں۔ ایک لاکھ کے قریب افراد نے وزیر اعظم کا غیر معمولی انداز میں استقبال کیا۔ سڑکوں پر جشن کا سا سماں تھا۔ صدر کم ال سنگ سے وزیر اعظم نے دوستانہ ماحول میں بات چیت کی۔

○ روس کے حالیہ انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے والے روسی لیڈر ژرینوسکی کو بلغاریہ سے نکال دیا گیا ہے۔ انہوں نے بلغاریہ کے صدر کو ہٹا دینے کی بات کی تھی۔

○ آگ لگنے سے ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لئے قومی اسمبلی کی عمارت کی مرمت کا کام ہنگامی بنیادوں پر شروع کر دیا گیا۔

ضرورت اکاؤنٹینٹ
ڈرائچ ٹیکسٹائل ملز
سرگودھا روڈ۔ فیصل آباد
تجربہ کار اور محنتی آدمی رابطہ قائم کریں۔
برائے رابطہ : بلال پیکجز نزد شادمان سینما
شادمان روڈ فیصل آباد۔ فون 53441

۵۰۰ کیوریٹو ادویات بنانیوالے ادارہ کی طرف سے احباب جماعت کو
نیا سال مبارک ہو
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
گولبازار ربوہ
سیلز: 211283 کلینک: 606
ہیڈ آفس: 771

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون: ۷۲۳۱۶۸۰ - ۷۲۲۳۲۰۴
۷۲۳۱۹۸۱

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ مال روڈ۔ لاہور فون: ۳۵۵۲۲۲
۷۲۲۶۵۰۸

احباب جماعت کو
سالِ نو کی مبارک باد!
خدا تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی سے رکھے اور دونوں جہان میں اپنے پیار کی جنت نصیب کرے
NASIR ناصر
مینجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

نیا سال احباب جماعت کو مبارک ہو۔
حکیم انوار احمد جان
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر
پوسٹ بکس: ۲۲۲ فون: ۲۱۸۵۲۷ گوجرانوالہ